REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

17

یوم۔ متبد روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ ۷ وفا ۱۳۳۵ ہش ۷ جولائی ۱۹۵۶ء نمبر ۱۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۴ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

مصر اور شام کے مجوزہ اتحاد کے لئے عنقریب دونوں ملکوں کے نمائندے باہم تبادلہ خیالات کرینگے

شام کی پارلیمنٹ نے اتفاق رائے سے حکومت کے فیصلے کی توثیق کر دی

دمشق ۶ جولائی شام کی پارلیمنٹ نے اتفاق رائے سے حکومت کے اس فیصلے کی توثیق کر دی ہے۔ کہ مصر کے ساتھ مجوزہ اتحاد کے لئے جلد بات چیت شروع کی جائے۔ اس بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان جو فیصلے ہوں گے انہیں منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ یاد رہے شام کے وزیر خارجہ نے حال ہی میں ایک بیان دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا تھا کہ مصر اور شام کے درمیان کامل اتحاد کو ممکن بنانے کے لئے جلد ابتدائی اقدامات عمل میں آنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ دونوں ملکوں کے ثقافتی اقتصادی اور فوجی اتحاد کے سلسلہ میں فنی کمیشن قائم کی جائیں تاکہ اس اتحاد کو بروئے کار لانے کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لیا جا سکے۔ انہوں نے شام اور مصر کی خارجہ پالیسیوں میں بھی کامل یگانگت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر زور دیا تھا ؛

مشرق وسطیٰ کے مسائل حل کرنے کے لئے روس مغربی طاقتوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کیلئے تیار ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے ملاقات کے بعد روسی وزیر خارجہ کا بیان

ماسکو ۶ جولائی۔ روس نے کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے تحت مشرق وسطیٰ کے مسئلوں کے حل کے لئے مغربی طاقتوں سے مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ کل روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپلاف نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے اس بارے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے بھی ملاقات کی ہے۔ اور انہیں اس ضمن میں روس کے موقف سے آگاہ کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا میرے ملک نے ہمیشہ مغربی طاقتوں سے رابطہ رکھا ہے۔ اور آئندہ بھی وہ کشیدگی کم کرنے کے لئے برابر کوشش کرتا رہے گا۔ موجودہ عالمی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں اب روس اور امریکہ کے درمیان مصالحت کی وسیع بنیاد موجود ہے۔

روسی لیڈروں سے مسٹر ہمرشولڈ کی ملاقات

ماسکو ۶ جولائی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے جو آجکل روس کے دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں کل ایک بیان میں بتایا کہ میں نے روسی لیڈروں سے جو بات چیت کی ہے وہ خاصی کامیاب رہا ہے۔ انہوں نے بات چیت کی تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔

اسرائیل کے جارحانہ حملے کا تمام عرب ممالک ملکر مقابلہ کرینگے

قاہرہ ۶ جولائی۔ اردن کی شاہی کابینہ کے افسر اعلےٰ نے کہا ہے کہ اسرائیل کی جارحانہ کارروائی کا تمام عرب ممالک ملکر مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے یہ بیان کل یہاں مصر کے صدر کرنل ناصر سے ملاقات کے بعد دیا جو ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ وہ اردن کی سرحد کے ساتھ ساتھ اسرائیلی فوجوں کے اجتماع کے بعد ملک شاہ حسین کا پیغام لے کر آئے تھے۔

مسٹر نکسن پیر کو کراچی پہنچیں گے

کراچی ۶ جولائی۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر نکسن مشرق بعید کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ترکی جاتے ہوئے پیر کو تھوڑی دیر کے لئے کراچی ٹھہریں گے۔ وہ اپنے مختصر سے قیام کے دوران صدر سکندر مرزا اور وزیر قانون اسمٰعیل ابراہیم چندریگر سے ملاقات کریں گے ؛

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا کی علالت اور دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ آجکل انتڑیوں اور معدے کی تکلیف کی وجہ سے لنڈن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

لنڈن ۶ جولائی۔ آج تیسرے پہر وزراء اعظم کی کانفرنس کا آخری اجلاس ہو رہا ہے جسمیں وہ سرکاری بیان منظور کیا جائے گا۔ جو کانفرنس کے اختتام پر آج رات جاری ہوگا

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت میں ابھی تک کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ اعصابی تکلیف اور بے خوابی کا سلسلہ چل رہا ہے۔ اور کمزوری محسوس ہوتی ہے احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

لاہور ۴ جولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ البتہ کمر کا درد تا حال باقی ہے۔ احباب شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

لاہور ۳ جولائی محترم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کو گزشتہ چند روز دل کی تکلیف اور بھوک نہ لگنے کی شکایت رہی۔ جس سے کمزوری بڑھ گئی تھی۔ آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر ابھی سات آٹھ روز تک بڑا اپریشن نہیں ہو سکے گا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

افغانستان اور امریکہ کے درمیان فنی امداد کا سمجھوتہ

کابل ۶ جولائی۔ افغانستان اور امریکہ کے درمیان ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس سمجھوتے کے تحت امریکہ افغانستان کو فنی امداد دے گا۔ یاد رہے افغانستان نے اسی قسم کا ایک سمجھوتہ روس کے ساتھ بھی کیا ہے۔

انجم ٹیکس افسروں کا دس روزہ کورس

لاہور ۶ جولائی۔ کل لاہور میں انجم ٹیکس افسروں کا دس روزہ کورس شروع ہوا۔ کولمبو منصوبے کے بعض ماہرین کورس کو کامیاب بنانے میں صوبائی حکومت کی مدد کر رہے ہیں ؛

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷؍ جولائی ۱۹۵۶ء

اسلامی تحریکیں

(قسط اوّل)

روزنامہ نوائے وقت کی ۱۶، ۱۷ جون ۱۹۵۶ء کی اشاعتوں میں جناب میاں عبد الرشید صاحب کا ایک معلوماتی مضمون "برعظیم پاک و ہند کی اسلامی تحریک" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تحریک سے لیکر حالیہ تحریکوں تک کا مختصر جائزہ لیا ہے۔ جن میں حضرت سید ولی اللہ علیہ الرحمۃ حضرت سید احمدؒ بریلوی علیہ الرحمۃ کی تحریکوں کے علاوہ سرسید مرحوم، احمدیت اور مودودی صاحب کی تحریک اسلامی پر بھی نظر ڈالی ہے۔ اور آخر میں پرویز صاحب کی تحریک جس کو آپ نے تحریک طلوع اسلام کا نام دیا ہے کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور اس کی خامیوں پر ذرا وسعت سے تنقید کی ہے۔

احمدیت کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ وہ صرف اتنا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وقت میں عیسائیوں اور آریوں کا خوب مقابلہ کیا اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی متاثر کیا۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ختم نبوت پر ہاتھ صاف کرنے اور انگریزوں کی خوشامد میں جہاد کو منسوخ کرنے کا الزام بھی لگایا ہے۔ فی الحال ہم ان الزامات کے متعلق سوا اس کے کچھ عرض نہیں کرنا چاہتے۔ کہ فاضل مضمون نگار نے ان مسائل پر کما حقہٗ غور نہیں کیا۔ آپ نے اپنا یہ اندازہ بھی ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ تحریک اب مر رہی ہے۔ خیر یہ امر تو وقت بتائے گا۔ فی الحال ہم اس کے متعلق بھی کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

اس اداریہ میں ہم جس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ خود فاضل مضمون نگار بھی ضرور محسوس کرتے ہوں گے۔ کہ حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ کی تحریک کے بعد یا یوں کہئے کہ سر سید احمدؒ مرحوم کی تحریک سے لیکر باقی آج تک کی تمام اسلامی تحریکیں جو برعظیم پاک و ہند میں اٹھی ہیں۔ سوا احمدیت کے "روحانیات" سے سراسر مبرّا اور صرف مسلمانوں کی سیاسی اور معاشرتی وغیرہ بدحالی کے پیش نظر اٹھائی گئی ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ ان دنیاوی قسم کی اسلامی تحریکوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مثلاً سر سید احمد مرحوم کی تحریک نے ایک نہایت نازک وقت میں مسلمانانِ برعظیم پاک و ہند کی ایسی بے نظیر خدمات سرانجام دی ہیں۔ کہ اسلامی تاریخ میں بھی شاید اسکی نظیر مشکل سے مل سکتی ہے۔ یہ ایسا وقت تھا۔ کہ یہاں مسلمانوں کے سیاسی اقتدار کا چراغ ہمیشہ کے لئے گل ہو چکا تھا۔ اور اسکی جگہ انگریز نے لے لی تھی۔ حضرت سید احمدؒ بریلوی رحم کی روحانی تحریک، جہاد بالسیف کے ناتمام تجربہ میں گم ہو کر رہ گئی تھی۔

اور اس حقیقی روحانی تحریک کا حشر یہ ہوا ہے۔ کہ آپ کے جدید سوانح نگاروں نے بھی آپ کو صرف ایک مجاہد بالسیف کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور آپ کی تحریک کا جو روحانی پہلو تھا۔ اور اس ضمن میں آپ نے جو بیداری مسلمانوں میں پیدا کی تھی۔ جس کے نتیجہ میں دیوبند جیسا وسیع مدرسہ قائم ہوا۔ اور اس کے تتبع میں کئی ایک دیگر دینی علمی مدارس یہاں معرض وجود میں آئے۔ اور اس کے علاوہ اسلامی معاشرہ پر جو آپ کی ذات کا روحانی اور دینی اثر پڑا ہے۔ اس کا بہت ہی کم نوٹس لیا گیا ہے۔ حالانکہ آج اس امر کی ضرورت تھی۔ کہ آپ کی تحریک کے اس پہلو کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جاتا۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے۔

الغرض سر سید احمدؒ مرحوم نے ایک نہایت تاریکی مرحلہ میں مسلمانوں کی ڈوبتی ناؤ کو بچا لیا۔ آپ کی یہ فلسفیانہ اسلامی دنیاوی تحریک اتنی زبردست تھی۔ کہ اس کا اثر مسلمانوں میں آج تک کسی نہ کسی رنگ میں نمایاں طور پر چلا جاتا ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ آپ کے بعد آج تک سوائے احمدیت کے جتنی اسلامی تحریکیں اٹھی ہیں وہ آپ کی ہی تحریک کے مختلف پہلوؤں کا اظہار ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ سر سید مرحوم ہی تھے۔ جنہوں نے برعظیم پاک و ہند کے مسلمانوں کی سیاسی تقدیر کا سب سے پہلے صحیح تصور اجاگر کیا۔ اور انگریزوں اور ہندوؤں کی ابھرتی ہوئی قومیت کے مقابلہ میں مسلمانوں کی جداگانہ انفرادیت کا نظریہ پیش کیا۔ ہم یہاں ان بوقلموں اسلامی تحریکوں کا جو سر سید احمد مرحوم کی تحریک سے متاثر ہوئیں۔ تفصیلی بیان نہیں کر سکتے۔ لیکن مجملاً یہ کہنا نادرست نہیں ہے۔ کہ جتنی بھی سیاسی معاشرتی یا نیم دینی اور نیم سیاسی تحریکیں آج تک اٹھی ہیں۔ سب کی سب سر سید مرحوم کی تحریک کی خوشہ چین ہیں۔

ان تمام تحریکوں کا امتیازی نشان یہ ہے۔ کہ خواہ وہ مودودی صاحب اور طلوع اسلام کی تحریک کی طرح خالص اسلام کے نام پر برپا کی گئی ہوں یا خالص فوجی یا خالص معاشرتی قسم کی کیوں نہ ہوں۔ سب کی سب مسلمانوں کی دنیاوی اور سیاسی بہبودی کے پیش نظر برپا کی گئی ہیں۔ اور اس لحاظ سے سب کی سب اسلام کے روحانی پہلو سے الگ راہ اختیار کرتی رہی ہیں۔ (باقی)

جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں

اس سال جلسہ سالانہ قادیان اکتوبر میں ہوگا

قافلہ میں جانیوالے اصحاب فوری طور پر ضروری تیاری کریں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

اس سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مشورہ کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں دسمبر کی بجائے ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر مقرر کی ہیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ ربوہ اور جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں مختلف ہونے کی وجہ سے پاکستان سے جانے والے دوستوں کو سہولت رہے۔ اور وہ دونوں جلسوں میں شریک ہو سکیں۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے جو دوست جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی غرض سے قافلے میں شریک ہونا چاہیں انہیں فوری طور پر اپنے ضلع سے پاسپورٹ حاصل کر لینے چاہئیں اور پھر ساتھ ہی دفتر ہذا کو بھی اطلاع دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کا نام قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے اس معاملے میں فوری تیاری کی ضرورت ہے۔ دفتر ہذا کی اطلاع کے لئے قافلے میں شمولیت کے مقررہ فارم میرے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس فارم کی قیمت ایک آنہ مقرر ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے ضلع سے پاسپورٹ حاصل کرنے کے علاوہ اس فارم پر دفتر ہذا کو بھی اطلاع دیں۔ چونکہ اب دونوں جلسوں کی تاریخیں مختلف ہو گئی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جن دوستوں کے پاسپورٹ دفتر ہذا میں رکھے ہیں۔ اور وہ قادیان کے جلسہ میں جانا چاہیں۔ انہیں بھی ہمیں فوری طور پر اطلاع دینی چاہیئے۔

اگر حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی تو قافلہ انشاء اللہ لاہور سے ۱۱ اکتوبر کی صبح کو روانہ ہوگا اور ۱۶ اکتوبر کو لاہور واپس پہنچیگا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ غلام صمدانی خان صاحب برہمن بڑیہ مشرقی بنگال کو میں نے معاف نہیں کیا۔

احباب مطلع رہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

دارالافتاء ربوہ

18

چند سوال اور انکے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سوال۔ کیا گوبر پاتھ کر اسے کھانا پکانے کے لئے جلانا جائز ہے؟

الجواب۔ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے جو چیز پیدا کی ہے اسے اسی مقصد میں استعمال کرنا دنیا کی آبادی کا بنیادی اصل ہے۔ اس لئے کسی چیز کا بے محل استعمال جہاں اس کے حقیقی فوائد سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔ وہاں بعض اوقات روحانی لحاظ سے بھی ضرر رساں ثابت ہوتا ہے۔ شریعت میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے بعض جانور سواری کے لئے پیدا کئے ہیں۔ اور بعض باربرداری کے لئے اور بعض دودھ پینے اور کھانے کے لئے۔ قرآن کریم میں اس حقیقت کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔

والانعام خلقھا لکم فیھا دفءٌ ومنافع ومنھا تاکلون ولکم فیھا جمالٌ حین تریحون وحین تسرحون وتحمل اثقالکم الیٰ بلدٍ لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس ان ربک لرءوفٌ رحیم والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃً ویخلق مالا تعلمون۔

(نحل رکوع ۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چوپائے پیدا کئے۔ ان میں سے بعض تمہاری خوراک کا کام دیتے ہیں۔ اور بعض سے تمہاری دوسری ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض کی پشم سے تمہارا گرم لباس بنتا ہے۔ اور بعض باربرداری کے کام آتے ہیں۔ اگر یہ چوپائے نہ ہوں۔ تو تم اتنا بوجھل سامان بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ لے جا سکو۔ پھر صبح شام جب گائے کے گلّے اور ریوڑ کے ریوڑ تمہارے گھروں سے نکلتے اور گھروں میں واپس آتے ہیں۔ تو اس جمال دولت پر تم کس قدر خوش ہوتے ہو۔ یقیناً تمہارا رب کتنا مہربان ہے اور اپنے بندوں کی محنتوں کا کیسا اچھا بدلہ دینے والا ہے۔ یہ گھوڑے اور خچر اور گدھے تمہاری سواری کے لئے ہیں اس کے ساتھ یہ زینت اور فخر و مباہات کا باعث بھی ہیں۔ یہ نعمتیں تو ہیں ہی۔ اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور نعمتیں پیدا کرے گا۔ جنہیں تم ابھی جانتے بھی نہیں۔ اس تقسیم مقاصد کے پیش نظر حکمت تشریح میں یہ اصول وضع کیا گیا ہے۔ کہ ایسے جانور جو بعض معین مقاصد میں اگرچہ کثیر الاستعمال ہیں لیکن خوراک کے لحاظ سے ان کا استعمال نہ صحت کے لئے چنداں مفید ہے۔ اور نہ طبع سلیم پر ان کا پاکیزہ اثر پڑتا ہے۔ انہیں بطور خوراک استعمال کرنا منع ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام اور بعد کے علماء نے گدھے کے گوشت کے منع ہونے کے بارہ میں اس سبب کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ چنانچہ بروایت صحیحین حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت حرام نہیں لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غالباً اس لئے اسے منع فرمایا ہے کہ اگر اس کی اجازت دے دی گئی۔ تو قلت کی وجہ سے سواری اور باربرداری کی دقت پیش آئے گی۔ (نیل الاوطار جلد ۱ صفحہ ۲۶۶ و کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۵ و ہدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۳۷۹)

اسی طرح تقسیم مقاصد سے ہی ملتی جلتی وہ حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ ایک شخص گائے پر سوار تھا۔ گائے نے اس سے مخاطب ہو کر کہا انا لم نخلق بھذا انما خلقنا للحرث ہم اس کے لئے پیدا نہیں ہوئیں ہماری پیدائش تو کھیتی باڑی کے لئے ہے۔ یہی اصول ہے جس کے پیش نظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر گوبر کے غلط استعمال کے متعلق فرمایا:۔

”لوگ گوبر جیسی پلید چیز کو پاتھ کر گھروں میں جلاتے ہیں۔ حالانکہ گوبر کا جلانا صحت کے لئے بھی مضر ہے اور اقتصادی نقصان کا بھی موجب ہے۔ دوسرے ممالک کے لوگ گوبر کا صحیح استعمال کرتے ہیں۔ اور کھاد بنا کر اپنی زمینوں میں ڈالتے ہیں۔ اسی طرح وہ گوبر سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں اور گندگی سے بھی بچتے ہیں۔

...... یہاں کی عورتیں چاہئے آپ کو بڑی صاف ستھری سمجھتی ہونگی اسکو اگر گھر کی صفائی کا بہت زیادہ خیال آ جائے ...... تو جانوروں نے جو گوبر کیا ہو اس کی زیادہ سے زیادہ یہ احتیاط کرے گی کہ اپلے بنا کر ھم میں جلائے گی۔ جس سے ہاتھ بھی نجس ہوں گے۔ اور جو چیز اس سے پکائی جائے گی وہ بھی گندہ ہوگی یعنے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے جانوروں کے گوہ کے ساتھ روٹی پکائی۔ تورات میں جن قوموں پر لعنت کی گئی ہے انہیں کہا گیا ہے تم وہ ہو کہ گوہ سے روٹی پکاؤ گے۔ یعنے جو چیز غلہ کو بڑھاتی ہے اور ایک زمیندار کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ اس کو وہ جلاتا ہے۔ اور ایک طرف تو وہ اتنی مفید چیز کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور دوسری طرف اس سے ایسا کام لیتا ہے جو بالکل نجس ہے۔ حالانکہ زمیندار کی یہ کوشش ہونی چاہئے۔ کہ وہ اپنی زمینوں میں درخت اگائیں۔ اور ان کی لکڑی بھی جلایا کریں۔ اور دوسرے فوائد بھی اٹھائیں۔ تاکہ وہ گوہ سے روٹی پکانے والی لعنت سے بچ جائیں۔ مگر کوئی بھی زمیندار اس طرف توجہ نہیں کرتا۔ اگر زمیندار اپنی زمینوں میں سڑکوں کے کنارے درخت لگائے اور اپنے گھر میں درخت لگائے۔ تو اس کا گھر بھی خوشنما ہو جائے گا۔ وہ لکڑی بیچ بھی سکتا ہے ...... اور گوبر جلانے کی بجائے اپنے کھیت میں ڈالے گا۔“

اس حقیقت کا اعتراف علماء نے السلام نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ صاحب بحر الرائق گوبر کی خرید و فروخت کے جواز پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ان المسلمین یتمولون السرقین وینتفعون بہ فی سائر البلاد والامصار من غیر نکیرٍ فانھم یلقونہ فی الاراضی لاستکثار الریع

(بحر الرائق جلد ۸ صفحہ ۱۹۹)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

پاک ہونے کا ذریعہ وہ نماز ہے جو تضرع سے ادا کی جائے

”مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو؟ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنے نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمی ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے، اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے، باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضاء و قدر تمہارے لئے لائے گا پس قبل اسکے جو دن چڑھے تم اپنے مولےٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔“

یعنی تمام ممالک کے مسلمان ہمیشہ سے گوبر کو قیمتی کھاد سمجھتے آئے ہیں۔ کسی نے اس کے اس استعمال کو بُرا نہیں منایا۔ اور نہ اس کی مالیت اور خرید و فروخت سے انکار کیا ہے۔ اسی لئے مسلمان کھیتوں کو زیادہ زرخیز بنانے کے لئے اسے بطور کھاد استعمال کرتے اور اس طرح بہت زیادہ پیداوار حاصل کرتے تھے۔

سوال: کسی مرد کو کسی عورت کا خاوند کہنا کس وقت شرعاً جائز ہے۔ نکاح کے بعد یا رخصتانہ کے بعد۔ ہمارے ملک میں عام طور پر نکاح کے بعد اگر رخصتانے میں کسی وجہ سے کچھ دیر ہو۔ تو اس درمیانی وقفہ میں لڑکی کو اپنی منکوحہ سے پردہ کروا دیا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

الجواب: شرعی لحاظ سے نکاح کے بعد علاقہ زوجیت قائم ہو جاتا ہے۔ اور مرد اور عورت خاوند بیوی کہلا سکتے ہیں۔ لیکن عرف اور سوسائٹی کے نیک رواج جس کی بنیاد خاندان کے شرم حیا اور عزت و وقار پر ہے کی پابندی بھی اخلاقاً ضروری ہے۔ ورنہ بے راہ روی سے خاندان کی بنیادیں متزلزل ہو جائیں گی۔ شریعت نے عرف کو بھاری اہمیت دی ہے۔ اور اس پر متعدد مسائل کی بنیاد رکھی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ماراٰہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن۔

سوسائٹی کے اس اچھے رواج کی پابندی قرآن کریم کے کسی صریح حکم کے خلاف نہیں۔ کیونکہ خود قرآن کریم نے رخصتانہ سے پہلے اور رخصتانہ سے بعد کی حالت میں امتیاز تسلیم کیا ہے چنانچہ قبل از رخصتانہ علیحدگی کی صورت میں نصف مہر۔ اور بعد از رخصتانہ جب کہ خلوت صحیحہ متحقق ہو چکی ہو کی صورت میں پورا مہر ادا کرنے کا حکم ہے۔ نیز قبل از رخصتانہ پردہ ہٹانے کی صورت میں بعض اوقات نامناسب نتائج سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ پس رخصتانہ سے پہلے کا نیم حجاب بُرا نہیں بلکہ سوسائٹی کی نظر میں ایک حد تک اچھا ہی ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

"عید فنڈ"

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عید فنڈ کے متعلق پہلے بھی اعلان کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن چونکہ اس کی اہمیت ابھی تک احباب کے ذہن نشین نہیں ہوئی اسلئے پھر گزارش ہے کہ تمام احباب اور عہدہ دار اس چندہ کے متعلق گہری سوچ بچار سے کام لیں اور اس کی غرض و غایت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس چندہ کے متعلق عام طور پر کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی آمد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ حالانکہ صحیح طور پر اس کے مقاصد سمجھنے سے یہی مدسلسلہ کا بار اتارنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اور اس وقت عملی طور پر اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک دو پیسہ فی کس رائج ہو گئی تھی۔ اس وقت ایک دو پیسہ کی کچھ قیمت ہوتی تھی۔ ایک روپیہ سے من بھر اناج یا سیر بھر گھی خریدا جا سکتا تھا۔ اب دو پیسہ کی قیمت میں بہت کمی آگئی ہے۔ لیکن دوستوں کے ذہن میں ابھی اس کی پرانی شرح ایک دو پیسہ فی کس ہی ہے۔ حالانکہ آمدنیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ لیکن اس شرح پر بھی پچھلے سالوں میں بہت ہی کم دوست ادائیگی کرتے رہے ہیں۔ زیادہ تر دوست یا تو کچھ آنے دے دیتے ہیں۔ یا سرے سے کچھ بھی نہیں حالانکہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہر دوست جتنی رقم عید پر خرچ کرنے کی طاقت رکھتا ہو اس کا کم از کم نصف حصہ بطور عید فنڈ سلسلہ کو ادا کرے۔

جہاں تک خاکسار نے اس چندہ کے متعلق غور کیا ہے۔ اس کی غرض یہ تھی کہ عید کی خوشی میں اسلام کو بھی شامل کر لیا جاوے کیونکہ اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر اور کوئی ہستی امداد کی اتنی محتاج نہیں جتنا دین اسلام بے کس اور محتاج ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احمدی احباب نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے انہیں اس عہد کو نبھانے کی توفیق بھی مل رہی ہے لیکن مومن کو ثواب کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

پس عید کی خوشی میں دوست جتنا خرچ کر سکتے ہوں اس مال کا کم از کم نصف حصہ دین کے استحکام اور اپنی اور اپنی نسلوں کے لئے دائمی راحت و آرام کے حصول کی خاطر عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کو ادا کر دیا جاوے۔ اور باقی نصف اپنی اور اپنی اولاد اور اپنے عزیزوں کی عارضی خوشنودی کے لئے عید منانے پر خرچ کیا جاوے۔ اگر دوست اس بات کو سمجھ لیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں بہت جلد ابدی عید کے سامان ارزانی فرمائے گا۔

قرآن پاک میں سورہ بقرہ کے رکوع ۲۷ میں آتا ہے یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو کذالک یبین اللہ لکم الاٰیٰت لعلکم تتفکرون ۝ فی الدنیا والاٰخرۃ۔

ترجمہ:۔ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کتنا خرچ کریں کہدو پاکیزہ اور بہترین حصہ (یا تمام بچت) اس طرح اللہ تعالےٰ اپنی آیتیں کھول کھول بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو اس ورلی زندگی کے بارہ میں بھی اور دوسری زندگی کے بارہ میں بھی۔

اگر "عفو" کے ایک معنی یعنی پاکیزہ اور برگزیدہ مال فقط انداز بھی کر دئے جائیں اور عید فنڈ کے متعلق غور کرنے کے لئے دوسرے معنی یعنی "تمام بچت" پر ہی انحصار کیا جاوے تو بھی اس آیت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انتہائی کفایت شعاری سے گذارہ کرو اور جتنا زیادہ سے زیادہ مال تم بچا سکو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ خوب سوچ بچار کر کے اندازہ لگاؤ کہ فوری ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کم از کم کتنی رقم کی ضرورت ہو گی اس سے زیادہ ان عارضی ضروریات پر خرچ نہ کرو باقی تمام رقم قومی ضروریات کے لئے دیدو۔ بعض لوگ اس آیت کا ایک دوسرا مفہوم بھی سمجھتے ہیں۔ وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی کوشش کرو اور فضول خرچی کے لئے تمہاری انتہائی کوششوں کے باوجود بھی اگر کچھ بچ رہے۔ تو وہ خدا کی راہ میں دیدو۔ اور اگر تمہاری خرچ کرنے کی کوششیں پوری کامیابی حاصل کر لیں اور باقی کچھ نہ بچ سکے تو مجبوری ہے۔ چندہ مانگنے والوں سے معذرت کر دو کہ صاحب اپنے خرچ ہی پورے نہیں ہوتے۔ آپ کو کیا دیں۔

ہر احمدی بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ کونسا مفہوم درست ہے۔ کونسا مفہوم رحمٰن کی رحمت ہے اور کس عمل سے دین و دنیا کی بھلائی ہو سکتی ہے۔ اور کس عمل سے دونو جہانوں کی بربادی۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں غور و فکر کے جو رستے کھولے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے کہ کونسا طریق عمل اختیار کر کے ہم ایک حد تک اپنی موجودہ ضروریات بھی پوری کر سکتے ہیں۔ (الدنیا) اور ایک بڑی حد تک ہم آئندہ کے لئے اپنی قومی زندگی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں (والاٰخرۃ)

پس میں تمام احباب سے گذارش کرتا ہوں کہ عید کے اخراجات میں کفایت سے کام لے کر عید فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اس طرح عید کی خوشیوں میں اسلام کو بھی شامل کر لیں۔ اور اس عید کے لئے آپ جس قدر رقم خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ اس کا کم از کم نصف حصہ ضرور عید فنڈ میں ادا کریں۔

(خاکسار عبدالحق رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دُعا

بزرگوارم مکرم ملک عزیز احمد صاحب کی صحت یکدم دوبارہ بگڑ گئی ہے۔ پیشاب کے راستہ خون آرہا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ زخم پیشاب کی نالی کی طرف منتقل ہو گیا ہے درد کی شدید ٹیسیں پڑ رہی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے

(خاکسار عبدالحی مبلغ انڈونیشیا)
(حال وارد پاکستان)

آپ کیا سوچ رہے ہیں؟

اخبار الفضل آپ کا قومی اور مرکزی اخبار ہے اس کے ذریعہ آپ کو اپنے مرکزی حالات کا علم گھر بیٹھے بہت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے نام اخبار الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر آج ہی جاری کروائیں اس میں سوچنے والی کونسی بات ہے؟

(مینیجر الفضل ربوہ)

قرآن شریف کی زرّیں ہدایات

اخوّتِ اسلامی میں حائل ہونے والے اسباب اور ان کا علاج

(از مکرم قاضی علی محمد صاحب خطیب جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور ایک عالمگیر برادری کا حامل ہے۔ مسلمان دنیا کے خواہ کسی حصے میں آباد ہوں۔ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ملک۔ قوم۔ نسل۔ رنگ اور زبان کا اختلاف اس بھائی چارے میں قطعاً حائل نہیں ہو سکتا۔ باوجود ان اختلافات کے وہ پھر ایک ہیں۔ اگر اس عالمگیر برادری میں کہیں کوئی تفرقہ دکھائی دیتا ہے۔ تو اس کا باعث چند اخلاقی فروگذاشتیں ہیں۔ اگر ان کو مدنظر رکھ لیا جائے۔ تو ہر قسم کا تفرقہ مٹ سکتا ہے۔ اگرچہ وہ قرآن مجید میں بصراحت موجود ہیں۔ مگر مسلمانوں کی ادھر توجہ نہیں۔ آج کی صحبت میں ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) تمسخر یا استہزاء

تمسخر اور استہزاء ایک اخلاقی مرض ہے۔ یہ مرض اس شخص میں پیدا ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ کو معزز اور دوسروں کو حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عزتِ نفس کا احساس ہر شخص میں پایا جاتا ہے۔ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ امیر ہو یا غریب۔ حاکم ہو یا محکوم۔ ذلت اور حقارت ایک حد تک تو برداشت کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر یہ سلسلہ جاری رہے۔ تو کسی وقت بھی صبر کا پیمانہ لبریز ہو کر جذبۂ انتقام یکدم بھڑک اٹھتا ہے۔ اور نوبت فساد اور عناد تک پہنچ جاتی ہے۔ اس خطرناک مرض کے ازالہ کے لئے قرآن شریف کی یہ تعلیم ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا لایسخر قومٌ مّن قومٍ عسٰی ان یکونوا خیرًا منھم ولا نساءٌ من نساءٍ عسٰی ان یکنّ خیرًا منھنّ۔ اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے۔ کہ وہ تمسخر کرنے والی قوم سے اچھی ہو۔ اور نہ عورتیں ہی عورتوں سے تمسخر کریں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ تمسخر کرنے والیوں سے اچھی ہوں۔ (الحجرات ع ۲) کوئی شخص پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور نہ یہ باخدا لوگوں کا شیوہ ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی ہے۔ فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقٰی (النجم ع ۱) مومنو۔ اپنے نفسوں کو پاک نہ ٹھیراؤ۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ متقی کون ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ارشاد فرماتے ہیں:-

خویشتن را نیک اندیشیدہ
اے بداک اللہ چہ بد فہمیدہ

یعنی اے فریب خوردہ انسان! تو نے اپنے آپ کو نیک سمجھ رکھا ہے۔ خدا تجھے ہدایت دے۔ یہ تو سراسر غلط فہمی ہے۔ پس پاک وہی ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ اپنے نشانوں سے پاک قرار دے۔ نیک لوگوں کا یہ طریق نہیں ہے۔ کہ وہ اپنی پاکیزگی اور طہارت کا ڈھنڈورا پیٹتے پھریں۔ وہ تو حسب الارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ع

نعرۂ انا ظلمنا سنّتِ ابرار ہے

کا مصداق ہوتے ہیں۔ اس قسم کے تمسخر و استہزا کے آوازے عام طور پر کمزور اور غریب لوگوں پر ان کی قوم۔ لباس۔ شکل اور رنگ کی بناء پر کسے جاتے ہیں۔ مردوں سے الگ کر کے عورتوں کا ذکر خاص طور پر اس لئے فرمایا۔ کہ یہ بد اخلاقی مردوں کی نسبت عورتوں میں کچھ بڑھی ہوئی پائی جاتی ہے۔ پس حاملانِ قرآن کے لئے لازم ہے۔ کہ اس معصیت سے بچنے کی کوشش کریں۔

(۲) لمز یا طعن و تشنیع

یہ مرض بھی کبرِ نفس سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کبرِ نفس کا موجب طاقت اور دولت کا نشہ ہے۔ اس بد اخلاقی کے دفعیہ کے لئے قرآن شریف نے یہ تعلیم دی ہے۔ ولا تلمزوا انفسکم (الحجرات) کہ اپنے لوگوں کی عیب گیری نہ کیا کرو۔ لمز کے معنے منہ پر عیب لگانا یا طعن و تشنیع کرنا ہے۔ یہ مرض بھی اسلامی اخوت کو نقصان پہنچانے میں کچھ کم ضرر رساں نہیں۔ لہٰذا اس سے منع فرمایا۔

آدم کا بیٹا کس بات پر فخر کرے۔ اور اس کے لئے یہ فخر کہاں تک جائز ہے۔ کیا وہ جسمانی طاقت پر فخر کرے گا؟ اگر اللہ تعالےٰ اسے کسی ایسی طویل اور مہلک بیماری میں مبتلا کر دے۔ جس سے اس کی قوتِ جسمانی بالکل بیکار اور معطل ہو کر رہ جائے۔ اور بے شک وہ خدا اس پر قادر ہے۔ تو ایسے فخر سے کیا حاصل؟

پھر کیا وہ اپنی دولت پر فخر کرے گا۔ اگر خدا تعالےٰ اس کے سارے کاروبار کو تباہ و برباد کر کے اسے مفلوک الحال بنا دے۔ اور اسے کوڑی کوڑی کا محتاج کر دے۔ تو لاریب وہ ایسا بھی کر سکتا ہے۔ پھر ایسے فخر کا کیا فائدہ؟

پھر کیا وہ اپنے حسنِ صورت پر فخر کریگا۔ اگر وہ غیور خدا اس کو جذام جیسی خبیث بیماری میں مبتلا کر دے۔ جس سے لوگ اس سے سخت نفرت کریں۔ تو بلا شبہ وہ خدا ایسا بھی کر سکتا ہے۔ پھر ایسے فخر کا کیا انجام؟

پھر کیا وہ علم پر ناز کرے گا۔ یا عقل پر فخر کرے گا۔ اگر وہ قادر خدا اس کو یکدفعہ دیوانگی میں مبتلا کر دے۔ یا اسے مفلوج کر کے لکیلا یعلم من بعد علم شیئًا کا مصداق بنا دے۔ تو اس سے کچھ بھی بعید نہیں۔ پھر ایسے فخر کا کیا فائدہ؟

پھر کیا وہ اپنے جتھے اور برادری پر فخر کرے گا۔ اگر وہ جبّار اور قہار خدا یکدم موت کا کوڑا چلا کر سب کو فنا کے گھاٹ اتار دے۔ تو اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ پھر ایسا فخر کس کام کا؟

پس آدم کے بیٹے کے لئے فخر کا کوئی مقام نہیں کیونکہ اس کے ناتوان اور کمزور وجود کا ذرہ ذرہ بمعہ اس کی ساری قوتوں کے اور اس کی دولت کے اور اس کے علم کے اور اس کی عقل کے اور اس کے حسن کے اور اس کے جتھے کے ایک قادر مطلق خدا کے قبضے میں ہے۔ پس حاملین اسلام کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس قابلِ نفرت معصیت سے بچنے کی کوشش کریں۔ (باقی)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطوط لکھنے والے

احباب کے لئے ضروری ہدایات

احباب کو اخبار الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت ابھی ایسی نہیں ہے۔ کہ حضور لمبی لمبی چٹھیوں کو پڑھ سکیں۔ اس کی وجہ سے حضور کو بہت کوفت ہوتی ہے۔ لہٰذا احباب کو چاہیئے کہ اپنے مفہوم کو نہایت مختصر الفاظ میں صاف خط میں سرخ سیاہی کے ساتھ تحریر فرمایا کریں۔ اور غیر ضروری تمہید سے اجتناب کریں۔ اور صرف اہم اور ضروری امور کے متعلق ہی مختصر طور پر مشورہ کی درخواست کریں۔

اسی طرح جن امور کا تعلق صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید سے ہو۔ ان کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو تکلیف نہ دیا کریں۔ بلکہ ان اداروں کو براہِ راست لکھا کریں۔ براہِ راست ان ادارہ جات کے صیغہ جات کو لکھنے سے احباب اپنے مقصد کو جلدی حاصل کر سکیں گے۔ اور کسی صیغہ کی طرف سے غفلت کی صورت میں ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید کو توجہ دلانی مناسب ہو گی۔ قادیان کے کارکنان بھی اس ہدایت کو مدنظر رکھیں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

ڈرائیور کی فوری ضرورت

دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں ایک موٹر ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ جو ڈرائیوری میں اچھی مہارت رکھتا ہو۔ خواہشمند دوست اپنی درخواست مقامی امیر کی سفارش سے ناظر صاحب امور عامہ ربوہ کو جلد بھجوائیں۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا اور صدقہ

مقامی جماعت نے حضور پرنور کی صحت کاملہ کے لئے اجتماعی دعا کی۔ اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غریبوں کو دیا گیا۔ اور کچھ رقم غریبوں میں بطور صدقہ تقسیم بھی کی گئی۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

شیخ محمد یوسف زعیم انصار اللہ
لائل پور۔

حکومت سپین کی طرف سے تبلیغ اسلام کو روکنے کا اقدام

آزادی ضمیر کے صریحاً منافی ہے

حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ اس اقدام کے خلاف سختی سے احتجاج کرے

مختلف مقامات کی احمدی جماعتوں کی قراردادیں

لائل پور

جماعت احمدیہ لائل پور حکومت سپین کے اس حکم کو انسانیت اور تہذیب کے منافی یقین کرتا ہے اور حکومت سپین سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس حکم کو منسوخ کرے نیز حکومت پاکستان سے استدعا کرتا ہے کہ حکومت سپین پر پورا زور دے کہ وہ اس حکم کو واپس لے لے۔

(سیکرٹری)

پسرور

جماعت احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت سپین کے اس اقدام کے خلاف جس کے تحت اس نے پاکستانی مبلغ کو اپنے ملک سے چلے جانے کا حکم دیا ہے پرزور احتجاج کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسے ذرائع اختیار کرے جن سے حکومت سپین اپنے حکم کو واپس لینے پر مجبور ہو۔

پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پسرور سیالکوٹ

خدام الاحمدیہ ڈھاکہ

خدام الاحمدیہ ڈھاکہ کا یہ اجتماع حکومت سپین کے اس حکم کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے کہ جس میں مبلغ اسلام چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کو سپین سے نکلنے کا حکم دیا ہے حکومت سپین کا یہ فعل نہ صرف مذہبی رواداری کے منافی ہے بلکہ بین الاقوامی قانون آزادی خیال کے بھی خلاف ہے۔ عیسائی مشنری پاکستان میں اور دوسرے اسلامی ممالک میں نہایت آزادی کے ساتھ عیسائیت کا پرچار کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم حکومت سپین کے اسلام کی تبلیغ پر پابندی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سپین میں اسلامی اور پاکستانی مبلغین کے لئے وہی حقوق دلائے جو عیسائی مشنریوں کو ہمارے ملک میں حاصل ہیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ ایسٹ پاکستان

ماموں کانجن

جماعت احمدیہ ماموں کانجن کو یہ سن کر صدمہ ہوا ہے کہ سپین میں حکومت سپین نے تبلیغ اسلام کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ پاکستان میں عیسائی مشن عیسائیت کی تبلیغ آزادانہ طور پر کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ ماموں کانجن حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت سپین کو تبلیغ اسلام پر پابندی ہٹانے پر مجبور کرے

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ماموں کانجن ضلع لائلپور

جمال پور ضلع نواب شاہ

مورخہ ۲۲ جون ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ جمال پور ضلع نواب شاہ کا ایک غیر معمولی اجلاس بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کو حکومت سپین کی طرف سے تبلیغ اسلام پر پابندی عاید کرنے کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

قائد خدام الاحمدیہ جمال پور ضلع نواب شاہ

ملتان چھاؤنی

مورخہ ۲۲ جون ۵۶ء کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری اکرام اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔

حکومت سپین نے مبلغ اسلام مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کو تبلیغ اسلام بند کرنے کا جو نوٹس دیا ہے۔ جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی کا یہ اجلاس اس کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ حکومت سپین کا یہ اقدام انسانیت کے بنیادی حقوق اور آزادی ضمیر کے منافی ہے۔ یہ اجلاس تمام اسلامی حکومتوں سے عموماً اور حکومت پاکستان سے خصوصاً اسلام کے نام پر پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ حکومت سپین پر واضح کر دے کہ اگر اس نے اپنے ملک میں تبلیغ اسلام پر سے پابندی نہ اٹھائی تو تمام اسلامی حکومتیں اپنے اپنے ملک میں عیسائی مشنوں پر پابندیاں عائد کرنے میں حق بجانب ہوں گی (سیکرٹری)

دادو

حکومت سپین نے جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام متعینہ سپین پر پابندی عائد کر کے نہایت ہی غیر منصفانہ اور انسانی حقوق کے خلاف قدم اٹھایا ہے۔ حالانکہ عیسائی مبلغ پاکستان میں آزادی سے اپنی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ہم حکومت پاکستان سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کے خلاف حکومت سپین سے احتجاج کرے اور حکومت سپین پر زور ڈالے کہ وہ مبلغ اسلام پر سے پابندی اٹھا لے

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دادو

تحریک جدید کا دفتر ہر وعدہ کرنے والے کو

۳۱ جولائی یاد دلا رہا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

(۱) "آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی"

(۲) "یاد رکھو کام کرنے کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں۔ اوّل اس کے کرنے کی خواہش ہو۔ جب تک سچی خواہش نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا"

"پھر اگر سچی خواہش تو ہو لیکن اس کے لئے محنت اور کوشش نہ کی جائے تو بھی وہ کام نہیں ہو سکتا"

امراء یا صدر صاحبان اور خدام الاحمدیہ کو تحریک جدید کے چندہ کے وصول کرنے کے لئے اسی جذبہ اور یقین کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خدام الاحمدیہ اپنے مقدس امام کے ارشاد کی تعمیل میں منہمک ہو رہے ہیں۔ اسی طرح امیر یا صدر صاحبان بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شدید خواہش کے ساتھ سچی محنت اور وہ بھی عقل اور سمجھ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ان کو کامیابی حاصل ہو۔

وکیل المال تحریک جدید کا دفتر ہر وعدہ کرنے والے کو خواہ دفتر اول کے سال ۲۳ کا ہو یا دفتر دوم کے سال ۱۲ کا۔ اس کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع دوبارہ بلکہ سہ بارہ دے رہا ہے۔ اور جن کا وعدہ کم سے کم پانچ روپیہ کا ہے ان کا پتہ ہے ان کو چٹھی ارسال کر رہا ہے تا کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے معلوم نہیں ہوا۔ ورنہ میں ۳۱ جولائی کو ادا کر کے اپنے امام کی دعا حاصل کر لیتا۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

گمشدہ رقم

مورخہ ۳ جولائی کو خاکسار کے مبلغ پچاس روپے ربوہ میں کہیں گم ہو گئے ہیں۔ جس دوست کو ملے ہوں وہ ازراہ کرم دے کر ممنون فرمائیں اور ثواب حاصل کریں۔

لطف الرحمٰن نازکارکن دفتر تعمیر ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بہنوئی رحیم بخش صاحب ریاست بہاولپور میں سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔ (عبد الغنی لائلپور)

( ) میرے والد صاحب بیمار رہتے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین محمد حفیظ اختر کوئٹہ

( ) خاکسار کی خالہ صاحبہ اولاد سے محروم ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ عطا فرمائے آمین ظفر اللہ خاں اختر

( ) میرا بھائی محمد رمضان سندھ حیدر آباد میں سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الغنی از لائلپور)

20

پاکستان اور عالمی مسائل

(چوتھی قسط)

لنڈن میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے یہ تقریر ۲۵ جون ۱۹۵۶ء کو اس دعوت میں کی جو برطانیہ کی نارن پریس ایسوسی ایشن نے ترتیب دی تھی۔

میں مغربی ممالک سے پورے خلوص سے کہوں گا کہ جن امنگوں کی تکمیل سے آزادانہ زندگی کو فروغ نصیب ہوتا ہے ان کی تکمیل میں ایشیا اور افریقہ کے لوگوں سے ترجیحاً تعاون کا طریق اختیار کریں یہ امنگیں وقت آنے پر بلاشبہ مکمل ہو جائیں گی آزادی کی جدوجہد کا رک جانا محال ہے۔ اس میں کوئی عارضی رکاوٹ آ جانے کا امکان تو ہے مگر اس کا ختم ہو جانا ممکن ہی نہیں۔ ایشیا اور افریقہ کے لوگ اپنے جائز اور اعلےٰ مقاصد کے حصول کے لئے جو جدوجہد کر رہے ہیں اگر مغربی ممالک ان کی تکمیل میں سدِ راہ بنیں گے تو اس سے نفرت اور مذمت کا وہ زبردست طوفان کھڑا ہو جائے گا جس سے دنیا کا امن پارہ پارہ ہو جانے کا خطرہ اور اندیشہ ہے۔ لیکن اگر مغربی ممالک ان کی تمنائیں پورا ہونے میں ان کی مدد کریں تو ان کا حسبِ دلخواہ تعاون مشترک مفاد کے ہر میدان میں مغرب کو حاصل ہو جائے گا۔

آزاد و مساوی عالمی معاشرہ

اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہوں گا، کہ ہمیں مشرق و مغرب۔ ایشیا اور یورپ کے درمیان کوئی بہت بڑی چپقلش محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ آج کے دور میں ساری دنیا کے مفادات ایک دوسرے سے اس قدر مربوط ہیں کہ اب تفریق و افتراق کا معیہ کچھ زیادہ چھپا نہیں۔ ہم مغربی ممالک کے نوآبادیاتی طریق کار کی مذمت جس قدر شدت کے ساتھ کرتے ہیں ہمیں اتنی ہی شدومد کے ساتھ ایشیائی سامراج پر لعنت بھیجنی ہے۔ اگر آج کوئی ایشیائی ملک کسی دوسرے ملک کے علاقہ کو زیر نگیں لانا چاہتا ہے یا اس کے باشندوں کی مرضی کے خلاف اس پر تصرف کا خواہشمند ہے تو وہ اتنا ہی مجرم ہے جتنا کوئی مغربی ملک کسی دوسرے علاقہ کو کسی بھی شکل میں محکوم رکھنا ایک جیسی لعنت اور نفرت کا مستحق ہے خواہ یہ کسی مغربی ملک کی جانب سے ہو یا کسی ایشیائی ملک کی جانب سے۔ ہمارا نظریہ تو یہ ہے اور یہی ہونا چاہیئے کہ آزاد اور مساوی ملتوں کا ایک ایسا عالمی معاشرہ وجود میں آئے جس کا حدود میں نوآبادیاتی طریق کار کا سایہ تک نہ پڑنے پائے ...

کا مکمل احساس پایا جائے

ہمیں سوڈان کی آزادی پر جو مسرت ہے اس کے پس منظر میں یہی جذبہ کارفرما ہے۔ برطانیہ اور مصر نے اس ضمن میں جو کردار ادا کیا ہے اس پر ہم ان دونوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

فرانسیسی تدبر سے اپیل

ہم تونس اور مراکش کی آزادی کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس اعتماد کا اظہار کرتے ہیں کہ جن فرانسیسی مدبروں نے مراکش اور تونس کے مسائل طے کرنے میں اپنا بہترین کردار ادا کیا وہ اب الجیریا کے مسئلہ کا بھی کوئی مطمئن کن حل تلاش کریں گے۔ ہم بالخصوص یہ امید ظاہر کرتے ہیں کہ الجزائر کی جس سرزمین کا دامن ہولناک واقعات اور لرزہ خیز حادثات سے تار تار ہو رہا ہے وہاں لڑائیاں اور خونریزیاں بند کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے۔

سنگاپور

ملایا اور سنگاپور میں حکومت خود اختیاری قائم کرنے کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں سنگاپور کے لئے آزادی کی بات چیت میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے اس پر ہمیں رنج ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ تعطل عارضی ہوگا اور بات چیت جلد ہی پھر شروع ہو جائے گی۔

ناگزیر نظریہ اخوت

اسلام نے اب سے کہیں پہلے انسانی بھائی چارگی کا جو نظریہ پیش کیا تھا وہ آج عوام الناس کے لئے اس قدر ناگزیر ہو رہا ہے کہ اس سے پہلے انسانی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا تھا۔ ایٹمی جنگوں کے منڈلاتے ہوئے خطروں کے سائے میں بنی نوع انسان کو احساس ہونے لگا ہے کہ اگر انہوں نے جنگ کا خاتمہ نہ کیا تو وہ خود ختم ہو جائیں گے۔ اگر انسان نے جہد للبقا کا اصول ترک نہیں کر دیا تو موجودہ بے یقینی اور افراتفری کے تاریک مطلع سے ایک زیادہ تعمیری مستقبل کی صبح پھوٹے گی۔ اس سے وہ تازہ سحر نمودار ہوگا جو انسان کو ایک دوسرے کے قریب تر لانے کا پیغامبر ہوگا۔ اور دنیا کی پیشانی پر وہ ...

خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو عروج کی انتہائی منازل تک پہنچنے کے لئے نشانِ راہ ثابت ہوں گے۔ مشرق و مغرب کے تعلقات میں انہی دنوں میں جو استواری پیدا ہوئی ہے اور جس کی بدولت عالمی کشیدگی کم ہوئی ہے ہم اس کا گرمجوشانہ خیر مقدم کرتے ہیں ہمیں امید ہے کہ تخفیف اسلحہ جو منی کے از سرِ نو اتحاد فارموسا کے مستقبل اور دوسرے بین الاقوامی اختلافات کو دور کرنے کی خاطر اقوام متحدہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے گا۔ تاکہ بین الاقوامی امن و آشتی کے نازو پود کو مزید استحکام نصیب ہو۔

کشمیر

عین ہماری دہلیز کے ساتھ ایک خطے کی حدود ہم آغوش ہیں جو بین الاقوامی کشیدگی اور خلفشار کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ وہ سرزمین کشمیر ہے۔

صاحب صدر! کشمیر کے متعلق جھگڑے کے حقائق بالکل واضح ہیں۔ جنوری ۱۹۴۹ء میں بھارت، پاکستان اور اقوام متحدہ کے درمیان طے پایا تھا کہ ریاست جموں و کشمیر کے بھارت یا پاکستان میں شامل ہونے کے سوال کا فیصلہ ایک آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ ریاست کے لوگوں کی از خود پیش کی ہوئی خواہشات کے مطابق ہوگا۔ استصواب کرانے کے لئے اب تک جتنی بھی کوششیں کی گئیں، بھارت ان کے لئے رضامند نہیں ہوا۔

ہم ہرگز نہیں کہتے کہ کشمیر ہمیں بخش دیجئے تقسیم ملک کی اساس کو ملحوظ رکھیں یا جغرافیائی اقتصادی اور محل وقوع کی اہمیت کا لحاظ کریں ہر طرح سے کشمیر حق کے طور پر پاکستان ہی کا ہے۔ کشمیر اور پاکستان کی قسمتیں ایک دوسرے لاینفک طور پر وابستہ ہیں۔ اس سب کچھ کے باوجود ہمارا یہ ادعا ہرگز نہیں۔ کہ کشمیر کو پاکستان میں شامل ہی ہو جانا چاہیئے۔

ہم جو کچھ کہتے ہیں، وہ یہ ہے کہ کشمیر کے لوگوں کو آزادانہ رائے شماری کے ذریعہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ بھارت بین الاقوامی معاہدوں کے ذریعہ ایسا موقعہ بہم پہنچانے کا پابند ہے۔ اس پختہ ترین عہد پر عمل ہونا لازم ہے اہل کشمیر کے لئے حق خود اختیاری کا مطالبہ کرنے والے ہم تنہا نہیں ہیں۔ ریاست کے باشندوں کا بھی یہی مطالبہ ہے۔ جیسے جیسے وقت گذرتا جاتا ہے یہ مطالبہ شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا ہے۔ پانچ سال تک بھارت کے ساتھ رہنے کے باوجود ۱۹۵۳ء میں اس وقت کے وزیر اعظم شیخ محمد عبد اللہ نے ریاست کے الحاق کا فیصلہ کرنے کے لئے رائے شماری کا کھلم کھلا مطالبہ کیا۔ انہیں یکدم برطرف کر کے قید کر دیا گیا۔ اس وقت سے کر آج تک وہ اور ان کے کئی ساتھی مقدمہ کے بغیر جیلوں میں بند ہیں۔ ایک لاکھ بھارتی فوج نے اس چھوٹے سے علاقہ کو آہنی پنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ رائے شماری کا مطالبہ کرنے والوں کو غدار کہہ کر گرفتار کر لیا جاتا ہے یا مشہور بدنام تنظیم "گوریلا بریگیڈ" کے ہاتھوں انہیں پٹوایا جاتا ہے۔ یا بے عزتی کر دی جاتی ہے ان تمام مظالم کے باوجود ریاست میں محاذِ رائے شماری، سیاسی کانفرنس کسان مزدور کانفرنس، ڈیموکریٹک یونین (جس کے لیڈر نظر بند ہیں) کشمیر کا جھگڑا ختم کرو کمیٹی۔ اور دوسری کئی سیاسی جماعتیں کشمیر کے حق خود اختیاری کے لئے از حد جوش اور ولولہ کے ساتھ جدوجہد کر رہی ہیں۔

(باقی)

کشمیر کے متعلق علی نہرو ملاقات بے نتیجہ ثابت ہوئی

پاک ہند وزرائے اعظم کے درمیان مزید ملاقات کا سر دست کوئی امکان نہیں

لنڈن ۷ جولائی وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اور دوستانہ طریقہ پر باہمی تعلقات کے قریباً تمام پہلوؤں بالخصوص کشمیر کے تنازعہ پر غور کیا۔ ملاقات کے بعد مسٹر محمد علی نے اخباری نمائندوں کے استفسار پر بتایا کہ اس ملاقات کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق ملاقات میں مسئلہ کشمیر کے بارے میں کسی تجویز پر اتفاق نہیں ہوا۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ دونوں وزرائے اعظم کے درمیان لنڈن میں کسی اور ملاقات کا کوئی امکان نہیں۔ لیکن مسٹر محمد علی برطانیہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور کینیڈا کے وزرائے اعظم سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتوں میں مسئلہ کشمیر کے متعلق غیر رسمی بات چیت جاری رکھیں گے۔

پاکستان کا موقف

ملاقات کے لئے روانگی سے پیشتر مسٹر محمد علی نے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان کو کشمیر کے تنازعہ کا تصفیہ کرانے کے متعلق جو تشویش لاحق ہے اس سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان اس مسئلہ کے حل کے راستہ میں کس حد تک رکاوٹیں دور کرنے کا متمنی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کشمیر کا مسئلہ حل کئے بغیر دونوں ملکوں کے باہمی دوستی کا مقدس مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر دونوں ملک اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف رہے۔ ایک دوسرے سے خوف کھاتے رہے اور کشیدگی میں برابر اضافہ ہوتا رہا تو دوستی کے نصب العین کا حصول محال ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا ہم یہ نہیں چاہتے کہ کشمیر پاکستان کے حوالے کر دیا جائے۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے عوام کو آزادانہ و منصفانہ رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے۔

بے نتیجہ

مسٹر محمد علی نے پنڈت نہرو سے ملاقات کے بعد یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے ایک نمائندہ کے ایک سوال پر کہا "یہ ملاقات اطمینان بخش ہے نہ تسلی بخش" مزید استفسار پر آپ نے کہا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس ملاقات سے مجھے مایوسی ہوئی ہے کیونکہ میں کوئی بڑی امید لے کر نہیں گیا تھا۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو کے لنڈن پہنچنے کے بعد دونوں میں یہ پہلی ملاقات ہوئی۔ یاد رہے کہ مسٹر محمد علی نے کراچی سے لنڈن پہنچنے پر امید ظاہر کی تھی کہ وہ لنڈن میں پنڈت نہرو سے مسئلہ کشمیر کے بارے میں غیر رسمی بات چیت کریں گے۔ چنانچہ کل مسٹر محمد علی نے برطانیہ میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسز وجے لکشمی پنڈت کے مکان پر پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔

مسٹر محمد علی ہفتے کا آخری دن وزیر اعظم برطانیہ سر انتھونی ایڈن کی دیہی رہائش گاہ چیکرز (بکنگھم) میں گذاریں گے۔ آسٹریلوی وزیر اعظم مسٹر منزیز بھی اس روز مسٹر ایڈن کے مہمان ہوں گے۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے ملاقات کے بعد ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ملاقات میں پاک ہند مسائل پر بات چیت کی گئی ہے۔ ان مسائل میں کشمیر کا مسئلہ بھی شامل تھا۔ پنڈت نہرو نے مسٹر محمد علی سے مشرقی پاکستان سے غیر مسلموں کے انخلاء پر ہندوستان کی تشویش کا بھی اظہار کیا۔ ملاقات میں نہری پانی کے معاملات پر بھی بات چیت ہوئی۔

محمد علی اور وزیر خارجہ کی مصروفیات

لنڈن ۷ جولائی - برطانیہ کے نئے وزیر خزانہ مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کل وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کے اعزاز میں دوپہر کا کھانا دیا۔ اس سے پہلے مسٹر محمد علی نے تعلقات دولت مشترکہ کے دفتر کے اعلیٰ افسران اور کراچی میں برطانیہ کے سابق ہائی کمشنر سر گلبرٹ لیتھ ویٹ سے بھی ملاقات کی۔ ادھر بیگم محمد علی کل بیگم شائستہ اکرام اللہ کے ہمراہ دار العوام دیکھنے گئیں۔ انہوں نے شام کو لیڈی ایڈن کے ہاں چائے پی۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر حمید الحق آج صبح کونسل کے لارڈ پریذیڈنٹ مارکوئیس آف سالبری سے ملاقات کر رہے ہیں۔ آپ ہفتہ کے روز سوئٹزرلینڈ اور سویڈن وغیرہ کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔ آپ ۲۰ جولائی تک کراچی پہنچ جائیں گے۔ وزیر خارجہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں مسٹر محمد علی کی اعانت کر رہے ہیں یہ کانفرنس آج ختم ہو جائیگی۔

دریائے راوی اور چناب میں سیلاب کا خطرہ ٹل گیا

تونسہ شریف میں پہاڑی نالہ سنگھڑ کی تباہ کاری

لاہور ۷ جولائی معلوم ہوا ہے کہ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخاں کے قریب پہاڑی نالہ سنگھڑ کی تباہ کاری جاری ہے۔ قصبہ کے مشرقی حصہ کا بند کئی جگہ سے ٹوٹنے کے باعث تونسہ روڈ زیر آب ہے۔ سنگھڑ کا پاٹ دو فرلانگ ہے

مزید معلوم ہوا ہے کہ سیلاب سے عمارتوں کو کوئی زیادہ نقصان نہیں پہنچا لیکن طغیانی کا پانی تیزی سے قصبہ میں داخل ہو رہا ہے۔ تونسہ کے گردونواح کا دیہی علاقہ کل ہی سے زیر آب ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ پہاڑی علاقوں میں بارش ختم ہو جانے سے سیلاب کا زور کل تک کم ہو جائے گا۔

ادھر دریائے چناب میں سیلاب کا زور کم ہو گیا ہے۔ کل مرالہ کے نزدیک پانی کا اخراج ۲۰۹۰۰۰ کیوسک تھا۔ لیکن شام تک یہاں دریا کی سطح بہت نیچی ہو گئی۔ اور نکاس صرف ۱۰۲۰۰۰ کیوسک رہ گیا۔ پانی کی رفتار مزید کم ہو رہی ہے۔ کل خانکی ہیڈ ورکس پر دریائے چناب کا نکاس ۱۳۰۸۷۹ کیوسک تھا۔ البتہ تریموں ہیڈ ورکس پر پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے

دریائے راوی میں سیلاب کا خطرہ بھی ٹل گیا ہے۔ جسڑ کے قریب پرسوں پانی کا اخراج ۵۹ ہزار کیوسک رہ گیا۔ البتہ شاہدرہ کے قریب پانی بڑھ رہا ہے۔ پرسوں یہاں نکاس ۱۷ ہزار کیوسک تھا جو کل ۲۸ ہزار چار کیوسک تک پہنچ گیا خیال ہے جسڑ کا مزید سیلاب آج کسی وقت شاہدرہ پہنچے گا۔

وائرلیس سیٹ

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق سیلاب کی بروقت اطلاع کے لئے راوی، چناب، ستلج اور جہلم کے مختلف مقامات پر ایک سو وائرلیس سیٹ نصب کر دئے گئے ہیں۔ اس امر کا انکشاف شہری دفاع کے ڈائریکٹر کرنل ایس ایم دادا نے شہری دفاع کے افسروں کے ایک اجلاس میں کیا۔ یہ اجلاس سیلاب کی روک تھام اور ممکنہ سیلاب کی صورت میں امدادی اقدامات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا۔

لاہور کارپوریشن کی میعاد میں توسیع نہیں کیجائیگی

لاہور ۷ رمئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے لاہور کارپوریشن کی میعاد میں توسیع نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کارپوریشن کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ حکومت نے کارپوریشن کا روزمرہ کا کام سرانجام دینے کے لئے ایک ناظم مقرر کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے جو آئندہ انتخابات تک کام کرے گا۔

حکومت ملک دشمن عناصر کو کچلنے کیلئے پوری طرح مستعد ہے

پشاور ۷ جولائی وزیر اعلےٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب نے پشاور سے پانچ میل کے فاصلہ پر موضع مہمندی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے عوام پر زور دیا کہ وہ آگے بڑھیں اور مشکل سے حاصل کی ہوئی آزادی کی مستعدی سے حفاظت کریں یہ جلسہ ری پبلکن پارٹی کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا اور اس کی صدارت صوبائی وزیر خزانہ سردار عبد الرشید کر رہے تھے ڈاکٹر خانصاحب نے کہا "آزادی ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ ہے۔ جو اس کے مستحق ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ متحد نہیں رہ سکتے۔ اور ملک کے لئے بے لوث خدمات سرانجام نہیں دے سکتے۔ وہ آزادی کے مستحق نہیں۔ وزیر اعلےٰ نے جدوجہد آزادی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا "حکومت کے خلاف نعرے لگانے کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ اب حکومت کے ساتھ ملکر ملک کی فلاح کے لئے من حیث القوم کام کرنے کا وقت ہے"

وزیر اعلےٰ نے کہا "پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ جہاں عوام سرچشمہ اقتدار ہیں۔ اسلئے یہ عوام کا فرض ہے کہ وہ اپنی قوت کو عام بہبود کے لئے استعمال کریں" ڈاکٹر خانصاحب نے انتشار پسندوں کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت ایسے عناصر کی ملک دشمن سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے پوری طرح مستعد ہے۔

★ کابل ۷ جولائی روس اور افغانستان نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ جس کے تحت روس افغانستان کو فنی امداد مہیا کریگا۔